جاگ اُٹھا ہے سارا وطن

(قومی نغمے)

اور

(ایک غنائیہ)

حمایت علی شاعرؔ

پاکستان کے نام

جملہ حقوق بحقِ شاعر محفوظ ہیں

Himayat Ali Shair
C.B.45,Al-Falah Society,Shah Faisal Colony,
Karachi-75230. Pakistan.
Ph: 92-21-4571322 / 021-5409540
o
KANEFF CRESCENT
APT: 512-3695 MISSISSAUGA. L5A 4B6
ONT. CANADA
Ph: 905-281-1914 , Cell: 647-271-2136

اشاعتِ اول	2008ء
اہتمام	اوجِ کمال
کمپوزنگ	محمد شہزاد شفیق
قیمت	150 روپے

زیرِ اہتمام

ماہنامہ دنیائے ادب کراچی

623،6فلور، ریگل ٹریڈ اسکوائر ریگل چوک، صدر کراچی 74400۔ پاکستان
Ph: 92-21-8480816 / 021-2744987 / 021-2018365
Cell: 0300-2797271 E-mail: dunyaeadab@yahoo.com

مرے وطن، مری ہر اِک دعا ہے تیرے لیے
مرے خدا سے مری التجا ہے تیرے لیے

تجھے وہ غم نہ ملے، جو مرے نصیب میں ہے

ترتیب

o پیش لفظ (منظوم) — حمایت علی شاعر — ۸

بابائے قوم

o اے قائداعظم — ۱۰
o تابندہ و پائندہ تیرا نام رہے گا — ۱۱
o سب کا قائد، قائداعظم — ۱۲
o ہم سب کا رہنما ہے محمد علی جناح — ۱۳
o اے قائداعظم — ۱۴

قومی نغمات

۱۔ ہمت سے ہر قدم اٹھانا تو ہے پاکستانی — ۱۵
۲۔ اپنے پرچم تلے، ہر سپاہی چلے — ۱۶
۳۔ جارے جارے میرے ڈھول سپاہی — ۱۸
۴۔ میرے بہادر بھیا تجھ پر ناز کرے تری بہنا — ۲۰
۵۔ جاگ اُٹھا ہے سارا وطن ساتھیو مجاہدو — ۲۱
۶۔ اے دشمنِ دیں تو نے کس قوم کو للکارا — ۲۳
۷۔ آئے تھے بڑے تن کے — ۲۵
۸۔ پاکستان ہمارا ہے — ۲۷
۹۔ ساتھیو، سبز پرچم اڑاتے چلو — ۲۹
۱۰۔ خوشحال وطن — ۳۱
۱۱۔ جو پیسہ ہم بچاتے ہیں وطن کے کام آتا ہے — ۳۳

۱۲۔ آؤ، دعا کو ہاتھ اُٹھائیں، تمام لوگ	۳۴
۱۳۔ آؤ کہ پھر یہ عہد کریں ہم اُٹھا کے ہاتھ	۳۶
۱۴۔ سرودِ نو	۳۸
۱۵۔ ہم ہیں پاکستانی	۴۰
۱۶۔ یہ دیس ہمارا ہے	۴۲
۱۷۔ اور سنورتا جائے وطن	۴۴
۱۸۔ یہ وطن، یہ چمن، اس پہ سب کچھ فدا	۴۶
۱۹۔ اپنے وطن کے ہم رکھوالے، اپنا وطن ہے اپنا سہارا	۴۷
۲۰۔ میرے پیارے، دیس میں	۴۸
۲۱۔ میری دعائیں سن لے خدایا۔۔۔	۵۰
۲۲۔ یہ سبز پرچم، یہ چاند تارا	۵۲
۲۳۔ ہم علم کے دیوانے، ہم علم کے شیدائی	۵۳
۲۴۔ یہ میرا وطن ہے میرا وطن۔۔۔	۵۴
۲۵۔ یہ پاک وطن اپنا۔	۵۵
۲۶۔ ساتھی ہے ہم مزدور تمام	۵۶
۲۷۔ چلے مشین چلے	۵۷
۲۸۔ جاگ اٹھے مزدور	۵۸
۲۹۔ ماہ و نجوم چرخ بریں کے چراغ ہیں	۶۰
۳۰۔ میرا وطن کہتا ہے مجھ سے۔۔۔	۶۲
۳۱۔ یہ بستیاں، مرے وطن کی زرنگار بستیاں	۶۴
۳۲ پت جھڑ کی رت بیت چکی ہے	۶۶
۳۳۔ آزادی ایک نعمت ہے	۶۸
۳۴۔ نشان زیست اٹھاؤ۔۔۔	۶۹
۳۵۔ قدم اٹھاؤ ساتھیوں	۷۱
۳۶۔ ہم امن کو دنیا کی تقدیر بنا دیں گے	۷۳
۳۷۔ ہم ہیں مچھیرے	۷۴
۳۸۔ وطن کے پاسباں ہے ہم۔۔۔۔	۷۶
۳۹۔ سوئے منزل چلے	۷۷
۴۰۔ مانجھی بدلا، ہاری بدلا، بدلا ہر انسان	۷۸
۴۱۔ آیا اپنے دیس میں۔۔۔آج عوام راج	۸۰
۴۲۔ اپنا ہے ایک نعرہ۔۔۔	۸۲
۴۳۔ اپنے پرچم تلے	۸۳
۴۴۔ چراغ جل گئے	۸۵
۴۵۔ مرے وطن کے نوجواں	۸۶
۴۶۔ سمئے نے لی انگڑائی	۸۸
۴۷۔ ہاری کا غم کھانے والا۔۔۔آیا	۸۹
۴۸۔ ہمارا دور آ گیا	۹۰
۴۹۔ رہ حیات ہے نئی، امیر کارواں نیا	۹۲
۵۰۔ اے امیر کارواں	۹۳
۵۱۔ دوستو، ساتھیو۔۔سوئے منزل چلو	۹۵
۵۲۔ اے ہم وطنو۔۔آخر وہ شب کی سیاہی گئی	۹۷
۵۳۔ اپنا وطن اب اپنا وطن ہے	۹۸
۵۴۔ اس بار جو ہو یلغار۔۔۔	۹۹
۵۵۔ ہم زندہ رہیں گے	۱۰۰
۵۶۔ اے مجاہد، زندہ ہے ہم، یہ تیرا اعجاز ہے	۱۰۲
۵۷۔ اے وطن کے پاسبانو، شکریہ	۱۰۳
۵۸۔ میں کیوں نہ خدا کا شکر کروں	۱۰۵
۵۹۔ ہم مزدور کسان	۱۰۷
۶۰۔ وہ شخص کہ جو آج بھی نزد رگ جاں ہے	۱۰۸
۶۱۔ چلو وطن پہ نثار، ایک جان اور سہی	۱۱۰
۶۲۔ یہ زندگی کا کارواں	۱۱۱
۶۳۔ ہم مزدور۔۔۔ہم دہقان	۱۱۲
۶۴۔ نویدِ انقلاب (ایک غنائیہ)	۱۱۴

پیش لفظ

ظلمتِ شب میں بھٹکتا ہوا اِک قافلۂ دل زدگاں
وقت کی راہ پہ افتاں خیزاں
کب سے اِک منزلِ موہوم کی جانب تھا رواں
ہاتھ سے ہاتھ ملے اور چھوٹے
کتنے جلتے ہوئے تاروں کے دیے
رات کی تھال سے گر کر ٹوٹے
کتنے دل چاک ہوئے
کتنے بدن خاک ہوئے
کتنے شعلے تھے کہ بھڑکے بھی نہیں، راکھ ہوئے
کارواں چلتا رہا
گرد میں ڈھلتا رہا
ایک آواز کے پیچھے کہ جو تھی راہنما کی صورت

روح میں گونجتی تھی بانگِ درا کی صورت
کارواں منزلِ مقصود پہ پہنچا آخر
آنکھ نے خواب کی تعبیر کو دیکھا آخر
ہاں مگر خواب کی تعبیر ہی منزل تو نہیں
قوم کی جہدِ مسلسل کا یہ حاصل تو نہیں
منزلیں اور بھی ہیں اِس نئی منزل کے سوا
ماہتاب اور بھی ہیں اس مہ کامل کے سوا
ایک سورج جو پسِ پردۂ شب ہے اب تک
جو دلِ زار کی خاموش طلب ہے اب تک
ایک تاریخ جو فردا کی خبر دے ہم کو
ایک تہذیب جو بے باک نظر دے ہم کو
ایک تحریک جو پابندِ عمل کر جائے
زندگانی کا ہر اِک مسئلہ حل کر جائے

اے قائدِ اعظم

تیرے نقشِ کفِ پا ہیں، وہ چراغِ رہِ منزل
کہ منور ہے ہر اک دل
یہی احسان ہے کیا کم
اے قائدِ اعظم
یہ زمین پاک زمیں ہے، یہ فلک پاک فلک ہے
ترے دم کی یہ جھلک ہے
ترا اونچا رہے پرچم
اے قائدِ اعظم
تو نے جو راہ دکھائی، ہم اسی رہ پہ چلیں گے
ترے سانچے میں ڈھلیں گے
تیرا ہر حکم ہے محکم
اے قائدِ اعظم

(مطبوعہ 'نوائے پاک' ادارہ مطبوعات پاکستان ۱۹۶۰ء)

O

اے قائدِ اعظم
تابندہ و پائندہ ترا نام رہے گا
اے قائدِ اعظم

ہم اک نئی تہذیب کی تعمیر کریں گے
ہر خواب کو شرمندۂ تعبیر کریں گے
اے قائدِ اعظم

ہر نقش قدم تیرا ہے، شمع رہ منزل
روشن ہے ترے نام سے ہر انجمن دل
اے قائدِ اعظم

چمکے گا یونہی چاند کی گودی میں ستارہ
لہراتا رہے گا یونہی پرچم یہ ہمارا
اے قائدِ اعظم

O

سب کا قائد، قائد آعظم
سبز پھریرا، سب کا پرچم

پنجابی ہو، بلوچی ہو، سندھی ہو یا کوئی پٹھان
سب ہیں اس دھرتی کے مالک، سب کا وطن ہے پاکستان
سب کا قائد، قائد آعظم

قائد آعظم کا ہر فرماں، روح و دل و جاں کا حاصل
ان کے نقش قدم سے روشن، پاکستان کا مستقبل
سب کا قائد، قائد آعظم

سبز پھریرے کے سائے میں، بڑھتے جائیں قدم قدم
اپنا مسلک جہد مسلسل، نظم و ضبط، یقیں محکم
سب کا قائد، قائد آعظم

O

ہم سب کا رہنما ہے محمد علی جناح
ملت کا ناخدا ہے محمد علی جناح

وہ رہنما کہ جس کا ہے اعجاز یہ وطن
وہ جس کے نقشِ پا کا ہے آئینہ یہ چمن
وہ جس کے نام سے ہے فروزاں یہ انجمن
وہ سایۂ خدا ہے، محمد علی جناح
وہ جس نے زندگی کا قرینہ سکھا دیا
اک خواب کو چمکتی حقیقت بنا دیا
ذروں کو مثل شمس و قمر جگمگا دیا
سرچشمۂ ضیأ ہے، محمد علی جناح
جس نے یقین و عزم دیا، آسرا دیا
ٹوٹے دلوں کو رشتۂ مہر و وفا دیا
سوئے ہوؤں کا جس نے مقدر جگا دیا
وہ موجۂ صبا ہے، محمد علی جناح
ہم سب کا رہنما ہے، محمد علی جناح
ملت کا ناخدا ہے، محمد علی جناح

اے قائدآعظم

اس انقلاب تازہ کی قسم
بلند تر رہے گا یہ علم
پھر ایک عہد کر رہے ہیں ہم۔۔۔
خوشا کہ اب ہیں رہنما نئے
نیا سفینہ، ناخدا نئے
رہیں گے کامراں قدم قدم۔۔۔
خوشا کہ زندہ تیرا خواب ہے
ہر ایک ذرہ آفتاب ہے
جو منتشر تھے آج ہیں بہم۔۔۔
خوشا کہ کہ اب زمانہ اور ہے
یہ دور زندگی کا دور ہے
ہمیں نہیں ہے آج کوئی غم۔۔۔
اے قائداعظم

نغمہ

ہمت سے ہر قدم اٹھانا تو ہے پاکستانی
تجھ سے ہی یہ ملک بنے گا دنیا میں لاثانی

چندا کی گودی میں تارا میری گود میں تو
اپنا وطن ہے اک پھلواری تو اُس کی خوشبو
اس خوشبو سے مہکے دنیا، تجھ سے جینا سیکھے دنیا
تیرا رکھوالا ہے اللہ، بگڑے کام بنائے مولا
بولو بیٹا، اللہ اللہ
بادل تیرے، دریا تیرے، تیری ہر وادی
ہر قیمت پر باقی رکھنا اپنی آزادی
آزادی کی خاطر جینا، آزادی کی خاطر مرنا
تیرا رکھوالا ہے اللہ، بگڑے کام بنائے مولا
بولو بیٹا اللہ اللہ
ہمت سے ہر قدم اٹھانا تو ہے پاکستانی

(آواز، احمد رشدی o موسیقی، سہیل رعنا o فلم، جب سے دیکھا ہے تمہیں)

ترانہ

اپنے پرچم تلے، ہر سپاہی چلے
ہاں سپاہی ہیں ہم، یوں بڑھائیں قدم
جیسے تاروں کے جھرمٹ میں چندا چلے

پھول سے ہیں مگر ہم شرارے بھی ہیں
نرم لہریں بھی، طوفان کے دھارے بھی ہیں
وقت آئے تو بن جائیں گے تیر ہم
اپنے ہر خواب کی خود ہیں تعبیر ہم
حق کی خاطر کٹا دیں گے اپنے گلے
اپنے پرچم تلے

پاک ہے یہ زمیں، پاک ہے آسماں
کوئی غدّار رہنے نہ پائے یہاں
دل میں ایمان، ہاتھوں میں قرآن ہے
ہم میں ہر ایک سچا مسلمان ہے
ہم بُرے سے بُرے ہیں بَھلے سے بَھلے
اپنے پرچم تلے

اپنے پیارے وطن کو سجائیں گے ہم
ذرّے ذرّے کو سورج بنائیں گے ہم
کوئی دشمن جو روکے ہمارے قدم
بڑھ کے اُس کا ہی تختہ اُلٹ دیں گے ہم
اپنے پرچم تلے، ہر سپاہی چلے

(آواز، مالا اور ہمنوا o موسیقی، ماسٹر عنایت حسین o فلم، اِک تیرا سہارا)

گیت

آوازیں — بڑھے چلو، بڑھے چلو
لڑکی — جا رے جا رے میرے ڈھول سپاہی
تیرا اللہ نگہباں ہو
راہوں کے صدقے یہ غم کی ماری
میری خوشی تیری خوشیوں پہ واری
تیری بلائیں مجھے لگ جائیں ساری
میری دعائیں تیرے ساتھ ہیں راہی
تیرا اللہ نگہباں ہو
آوازیں — بڑھے چلو، بڑھے چلو
لڑکی — جا رے جا رے میرے ڈھول سپاہی
تیرا اللہ نگہباں ہو

سینے سے تیرا پیار لگائے
بیٹھی رہوں گی یوں ہی نین بچھائے
لوٹ کے جب تک تو آ نہ جائے
پل پل دے گا میرے غم کی گواہی
تیرا اللہ نگہباں ہو
آوازیں — بڑھے چلو، بڑھے چلو
لڑکی — جا رے جا رے میرے ڈھول سپاہی
تیرا اللہ نگہباں ہو

(آواز: نسیمہ شاہین o موسیقی: خلیل احمد o فلم: خاموش رہو)

گیت

میرے بہادر بھیا تجھ پر ناز کرے تری بہنا
سینہ سپر رہنا
جب جنگ کی خبریں آئیں، مرے دل سے نکلیں دعائیں
مرا شان سے سرتن جائے، تری دور سے لوں میں بلائیں
بھیا ۔۔۔ آگے بڑھتے رہنا، سینہ سپر رہنا

جب توپ دہانہ کڑکے، مرے دل میں آگ سی بھڑکے
جی چاہے میں بھی رَن میں، دشمن سے لڑوں بڑھ بڑھ کے
بھیا۔۔۔زخموں کو سمجھوں گہنا، سینہ سپر رہنا

جو تیرے مقابل آئے، اللہ کرے مر جائے
تو سارے وطن کا نگہباں، تجھے عمر مری لگ جائے
بھیا۔۔۔پاؤں جمائے رہنا، سینہ سپر رہنا
میرے بہادر بھیا، تجھ پر ناز کرے تری بہنا
سینہ سپر رہنا

(آواز،مہناز ٥ موسیقی۔خلیل احمد ٥ فلم۔جہاد)

نغمہ

ساتھیو، مجاہدو
جاگ اُٹھا ہے سارا وطن ساتھیو مجاہدو

جو بھی رستے میں آئے گا کٹ جائے گا
رَن کا میدان لاشوں سے پٹ جائے گا
آج دشمن کا تختہ الٹ جائے گا
ساتھ ہیں مرد و زن، سر سے باندھے کفن
ساتھیو...... مجاہدو

آج مظلوم، ظالم سے ٹکرائیں گے
اپنی طاقت زمانے سے مَنوائیں گے
سامراجی خداؤں پہ چھا جائیں گے
ہر جری صف شکن، ہر جواں تیغ و زن
ساتھیو ...... مجاہدو

دل میں قرآن، ہونٹوں پہ تکبیر ہے
جوشِ عباس ہے، عزمِ شبیر ہے
ہر مسلمان حیدر کی شمشیر ہے
سر پہ سایہ فگن، دستِ خیبر شکن
ساتھیو...... مجاہدو
جاگ اُٹھا ہے سارا وطن ساتھیو مجاہدو

(آواز۔ مسعود رانا اور ہمنوا ○ موسیقی۔ خلیل احمد ○ فلم۔ مجاہد)

ترانہ

اے دشمنِ دیں تو نے کس قوم کو للکارا
لے ہم بھی ہیں صف آرا

آ دیکھ کہ یہ بازو، بازو ہیں کہ تلواریں
سینے ہیں مجاہد کے یا آہنی دیواریں
گر جاتی ہیں قدموں پہ کس طرح سے دستاریں
ہم تجھ کو دکھا دیں گے، سو بار یہ نظّارہ
لے ہم بھی ہیں صف آرا

جس راہ سے آئے گا، اُس راہ پہ ماریں گے
پانی بھی نہ مانگے گا، یوں نشہ اُتاریں گے
ہم موت کی وادی سے، یوں تجھ کو گزاریں گے
اِس قوم سے لڑنے کی، ہمّت نہ ہو دوبارہ
لے ہم بھی ہیں صف آرا

معلوم نہیں تجھ کو، یہ قوم ہے فولادی
ہر ایک مسلماں ہے، دیوانۂ آزادی
اِک نعرہ ہے ہر قریہ، اِک شعلہ ہے ہر وادی
ہر نقشِ کفِ پا ہے، دہکا ہوا انگارہ
لے ہم بھی ہیں صف آرا

اِس قوم کا ہر بچۂ اللہ کا سپاہی ہے
اِس خاک کا ہر ذرہ، تصویرِ الٰہی ہے
اِس ملک کا ہر گوشہ، اِک زندہ گواہی ہے
ہر ایک دھڑکتا دل ایماں کا ہے گہوارہ
اے دشمن دیں تو نے کس قوم کا للکارا
لے ہم بھی ہیں صف آرا

(آواز۔شوکت علی ٥ موسیقی۔خلیل احمد ٥ فلم۔جہاد)

ترانہ

آئے تھے بڑے تن کے   جانباز و جَری بن کے
اِک ہاتھ پڑا سر پر   سب ٹوٹ گئے منکے

کہتے تھے کہ ہم یہ ہیں   کہتے تھے کہ ہم وہ ہیں
دنیا نے بھی دیکھا ہے   جو آپ ہیں، ہم جو ہیں
ہم ایک حقیقت ہیں   اور آپ فقط ''شو'' ہیں
جب پاک فضاؤں میں   طیارے ذرا سنکے
اِک ہاتھ پڑا سر پر   سب ٹوٹ گئے منکے

اب سوچ کے لالہ جی   اِس دیس کا رُخ کرنا
نٹ کھٹ ہیں بڑے ہم بھی   رُک جاؤ وہیں، ورنہ
دلّی میں نہ دے بیٹھیں   ہم لوگ کہیں دھرنا
معلوم ہے تم کو بھی   ہم ویر ہیں کس رَن کے
اِک ہاتھ پڑا سر پر   سب ٹوٹ گئے منکے

اب خواب میں پی لینا   وہ چھوٹا سا پیمانہ
یوں ہاتھ نہ آئے گا   لاہور کا جم خانہ
اب منہ سے نہ کچھ کہیے   بن جائے گا افسانہ
گنگا ہی میں دھو لینا   سب داغ یہ دامن کے
اِک ہاتھ پڑا سر پر   سب ٹوٹ گئے منکے

کہتے ہیں سیانے کو   کافی اک اشارہ ہے
بھارت کے مقدّر کا   گردش میں ستارہ ہے
کشمیر ہمارا تھا   کشمیر ہمارا ہے
اب چال میں آئیں گے   پنڈت نہ برہمن کے
اِک ہاتھ پڑا سر پر   سب ٹوٹ گئے منکے
آئے تھے بڑے تن کے   جانباز و جَری بن کے

(آواز۔مسعود رانا o موسیقی۔خلیل احمد o فلم۔جہاد)

O

پاکستان ہمارا ہے
اپنے وطن کا ذرہ ذرہ، ہم کو جان سے پیارا ہے
پاکستان ہمارا ہے

یہ پھولوں کی بستی ہے یہ نکہت و رنگ کا مسکن ہے
اِس کی ہر اِک راہ چراغاں کوچہ کوچہ ایمن ہے
اس کے ہر ذرے میں روشن ایک ہلال اک تارا ہے
پاکستان ہمارا ہے

ہم نے اپنا خون جلا کر اس کا روپ اجالا ہے
کتنے چاند ستارے کھوئے تب یہ سورج ڈھالا ہے
آج اسی کے دم سے ہمارے تن من میں اجیارا ہے
پاکستان ہمارا ہے

کوئی نہ ہم سے ٹکرائے ہم پھول بھی ہیں انگارے بھی
نرم وسبک رو موجیں بھی ہیں طوفانوں کے دھارے بھی
پاکستان کا بچہ بچہ ایک اک آتش پارہ ہے
پاکستان ہمارا ہے

(پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ نے ۱۹۵۲ء میں اردو کی ساتویں جماعت کے نصاب میں یہ ترانہ شامل کیا تھا)

(گلوکار۔شوکت علی، پاکستان ٹیلی ویژن)

O

ساتھیو، سبز پرچم اڑاتے چلو
زندگی کے ترانے سناتے چلو

شوخ پیراہنوں میں لہکتی ہوئی، زربکف کھیتیاں
ننھے بچوں کے مانند ہنستی ہوئی، گیہوں کی بالیاں
اپنی دھن میں مگن رقص کرتی ہوئی، دودھ سی ندیاں
اک نئی زندگی کی طرف ہیں رواں۔۔۔

شاہراہوں کے اطراف پھیلے ہوئے، اونچے نیچے مکاں
کارخانے، دفاتر، ملیں، مدرسے، زندگی کے نشاں
اپنے رنگیں خوابوں میں کھوئے ہوئے، طفل و پیر و جواں
کامراں کامراں، شادماں شادماں---

اپنی دھرتی میں لعل و جواہر نہاں، آسماں زرفشاں
اپنے دشت و دمن گلستاں گلستاں، رشکِ باغِ جناں
اپنے مہر و مہ و انجم و کہکشاں، ہم سخن، ہم زباں
اپنے ہمراہ ہیں سب کے سب نغمہ خواں---

○

خوشحال وطن
ہم سب کا ایک ہی نعرہ ہے
اب ایک ہی عزم ہمارا ہے
خوشحال وطن

خوشحال وطن ہی ضامن ہے، ہم لوگوں کی خوشحالی کا
خوشحال وطن ہی ضامن ہے، دنیا میں خیر سگالی کا
خوشحال وطن ہی مستقبل کے سورج کا لشکارا ہے

خوشحال وطن
ہم سب کا ایک ہی نعرہ ہے
اب ایک ہی عزم ہمارا ہے
خوشحال وطن

اللہ کی زمیں پر ہے یہ وطن، تاروں میں مہ تاباں کی طرح
روشن ہے ہمارے سینے میں، ایک شمع یقیں قرآں کی طرح
کر دے جو چٹانوں کو پانی، یہ قوم وہ بہتا دھارا ہے

خوشحال وطن
ہم سب کا ایک ہی نعرہ ہے
اب ایک ہی عزم ہمارا ہے
خوشحال وطن

انسان خود اپنا دوست بھی ہے، انسان خود اپنا دشمن بھی
بنجر ہو تو یہ مٹی صحرا، نم ہو تو مہکتا گلشن بھی
سرسبز اگر ہے شاخِ گل، ہر موج ہوا گہوارہ ہے

خوشحال وطن
ہم سب کا ایک ہی نعرہ ہے
اب ایک ہی عزم ہمارا ہے
خوشحال وطن

O

جو پیسہ ہم بچاتے ہیں وطن کے کام آتا ہے
ہمارا خونِ دل جیسے بدن کے کام آتا ہے

یہ پیسہ ہی تو ہے جو دانے دانے میں نمایاں ہے
سفیرِ زندگی بن کر رگ و پے میں خراماں ہے
اسی کے نور سے روشن، چراغِ علم و عرفاں ہے
چراغوں کا اجالا، انجمن کے کام آتا ہے
یہ پیسہ جمع ہو تو، خوابِ فردا کا خزانہ ہے
کہیں گھر ہے، کہیں مکتب، کہیں یہ کارخانہ ہے
کبھی روشن حقیقت ہے، کبھی رنگین فسانہ ہے
یہ وہ تیشہ ہے جو ہر کوہ کن کے کام آتا ہے
یہ پیسہ اپنے ہاتھوں میں خدا کی اِک امانت ہے
کہ صَرفِ بےضرورت ہی امانت میں خیانت ہے
یہ پیسہ ملک و ملت کے تحفظ کی ضمانت ہے
زرِ گل جس طرح سارے چمن کے کام آتا ہے
جو پیسہ ہم بچاتے ہیں وطن کے کام آتا ہے
(نیشنل سیونگ کے لیے)

O

آؤ، دعا کو ہاتھ اُٹھائیں، تمام لوگ
اپنے وطن میں راج کریں، صبح و شام لوگ

گدڑی میں جس نے پالا ہمیں لعل کی طرح
آکاش اُس کے سر پہ رہے، شال کی طرح
ماں کی طرح سے کرتے رہیں احترام لوگ
آؤ۔۔۔۔۔

ہر شاخِ گل کے ہاتھ پہ مہندی رچی رہے
دستِ خزاں سے دولتِ گلشن بچی رہے
اب کے چمن میں ایسا کریں انتظام لوگ
آؤ۔۔۔۔۔

سورج سے جیسے چاند کو ملتی ہے چاندنی
دھرتی پہ جتنے پیار سے کھلتی ہے چاندنی
یوں بزمِ خاص میں بھی نظر آئیں عام لوگ
آؤ۔۔۔۔۔

O

آؤ کہ پھر یہ عہد کریں ہم اُٹھا کے ہاتھ
تعمیرِ ارضِ پاک کریں گے ملا کے ہاتھ

یہ ہاتھ سر زمینِ وطن کے امین ہیں
یہ ظلمت گماں میں چراغِ یقین ہیں
یہ ہاتھ کھردرے سہی لیکن حسین ہیں
جس طرح صحنِ گل میں ہوں، موجِ صبا کے ہاتھ

یہ ہاتھ جن پہ لکھی ہے تقدیر قوم کی
یہ ہاتھ جو بناتے ہیں تصویر قوم کی
یہ ہاتھ کر رہے ہیں جو تعمیر قوم کی
یہ ہاتھ اہلِ دل کے ہیں، اہلِ وفا کے ہاتھ

یہ ہاتھ لوحِ زیست بھی، حرفِ عمل بھی ہیں
یہ ہاتھ کارخانے میں، کھیتوں کے ہل بھی ہیں
دشمن مگر ہو کوئی تو دستِ اجل بھی ہیں
یہ ہاتھ اس سفینے میں ہیں ناخدا کے ہاتھ

یہ ہاتھ سوچیے تو نہایت عظیم ہیں
صبحِ چمن کے واسطے، موجِ نسیم ہیں
فرعون ہو کوئی تو عصائے کلیم ہیں
ہیں یوں تو آدمی کے، مگر ہیں خدا کے ہاتھ

سرودِ نو

ہر پست کو بلند بناتے ہوئے چلیں
پرچم حیاتِ نو کا اُڑاتے ہوئے چلیں

بڑھ کر غرورِ آمرِ امروز توڑ دیں
دیوِ نفاق و شر کی کلائی مروڑ دیں
بغض و عناد و کینہ کے دامن کو چھوڑ دیں
آؤ، سیاسیات کے دھارے کو موڑ دیں
انساں نواز گیت سناتے ہوئے چلیں

ہر سمت زندگی کے ترانے بکھیر دیں
سچی محبتوں کے فسانے بکھیر دیں
علم و ہنر کے آؤ خزانے بکھیر دیں
انسانیت فروغ زمانے بکھیر دیں
دھرتی کو رشکِ خلد بناتے ہوئے چلیں

انسان شہکار ہے فطرت کا ہمنشیں
قدرت نے بخش دی ہے اُسے دولتِ زمیں
سر اُس کا خم ہوا ہے نہ ہو گا کبھی کہیں
قسمت کے وہ فریب میں اب آئے گا نہیں
آؤ نظامِ فرق مٹاتے ہوئے چلیں

ماضی کی پڑھ رہے ہیں جو تاریخ آج ہم
ہے اِک دروغ، عظمتِ جمہور کی قسم
شاہوں کے واقعات بہ ایں وصف ہیں رقم
خوشحال تھی رعایا، نہ تھے زندگی میں غم
آؤ یہ سارے پردے اُٹھاتے ہوئے چلیں

جغرافیہ یہ علم، یہ بنیادِ نسل و رنگ
انسانیت فریب دلوں کی نئی امنگ
یہ ایشیا، یہ روس، یہ امریکہ یہ فرنگ
کیا خوب رہزنی کے نکالے گئے ہیں ڈھنگ
آؤ جہاں کو ایک بناتے ہوئے چلیں

وہ دیکھو ظلمتوں کے اُکھڑنے لگے قدم
لہرا رہے ہیں بڑھ کے اُجالے نیا علم
وہ دیکھو کانپنے لگے اوہام کے صنم
ٹوٹا فسونِ دیر، لرزنے لگے حرم
آؤ نیا جہان بساتے ہوئے چلیں
پرچم حیاتِ نو کا اُڑاتے ہوئے چلیں

(مطبوعہ ہفتہ وار 'شاہد' بمبئی۔ ۱۳ جون ۱۹۴۸ء)

○

ہم ہیں پاکستانی
اِس کی خاطر کرتے رہیں گے اپنے خون کو پانی
ہم ہیں پاکستانی

اس کی خاطر پربت کاٹیں، لائیں جوئے شیر
اژدر جیسے دریا پاٹیں، توڑیں ہر زنجیر
اپنے لہو کے آگے کیا ہے، دریاؤں کی روانی
ہم ہیں پاکستانی

دھرتی کی گودی میں بھر دیں سچے لعل و گہر
ذرے ذرے کو ہم کر دیں، رشکِ شمس و قمر
گردوں دیکھ کے شرما جائے دھرتی کی تابانی
ہم ہیں پاکستانی

علم و ادب کی شمع جلائیں، گھور اندھیرے میں
سورج کا شعلہ بھڑکائیں، شب کے ڈیرے میں
کالی اندھی رات کا چہرہ، ہو جائے نورانی
ہم ہیں پاکستانی

O

یہ دیس ہمارا ہے
اس دیس کا ہر گوشہ، جنت سے بھی پیارا ہے
یہ دیس ہمارا ہے

اس دیس کا ہر ذرہ، رشکِ مہ تاباں ہے
رشکِ مہ تاباں ہے، خورشید بداماں ہے
جس سمت نظر کیجئے، اُس سمت بہاراں ہے
یہ دیس ہمارا ہے

اِک سمت رواں راوی، اِک سمت رواں پدما
موئن جوڈرو اِک سمت، اِک سمت ہے ٹیکسلا
اِک سمت ہے شالامار، اِک سمت ہڑک، ہنّا
یہ دیس ہمارا ہے

تاریخ کا سرچشمہ، تہذیب کا گہوارہ
پھیلا ہے یہاں برسوں تعلیم کا اجیارا
دیکھا ہے زمانے نے فردوس کا نظارہ
یہ دیس ہمارا ہے

(جب پاکستان ٹوٹا نہیں تھا۔شاعرؔ)

O

اور سنورتا جائے وطن
کوچہ کوچہ کاہکشاں ہو، رستہ رستہ رشکِ چمن
اور سنورتا جائے وطن

سورج ہو یا چاند ستارے
اس کے آگے پیچھے سارے
سایہ کناں ہو نیل گگن
اور سنورتا جائے وطن

سبز پھریرا جب لہرائے
آنکھوں میں اجیارا چھائے
دل میں جاگے نئی لگن
اور سنورتا جائے وطن

دل میں تازہ عزمِ سفر ہو
دور افق کے پار نظر ہو
اپنی دھن میں سب ہوں مگن
اور سنورتا جائے وطن

روپ سنواریں چاند ستارے
سورج اس کی نظر اتارے
سایہ کناں ہو نیل گگن
اور سنورتا جائے وطن

O

یہ وطن ---یہ چمن
اس پہ سب کچھ فدا
اپنا تن ---اپنا من

ہم ہیں اس کے لیے، یہ ہے اپنے لیے
اپنی آنکھوں میں رنگین سپنے لیے
ہر قدم رہنما

اس کا پرچم اسی طرح اُڑتا رہے
اس کے لب پر گل افشاں رہیں قہقہے
مسکرائے فضا

اس کی راہیں رہیں روکش کہکشاں
اس کے سر پر رہیں مہر و مہ ضوفشاں
پھیلے ہر سو ضیا

O

اپنے وطن کے ہم رکھوالے، اپنا وطن ہے اپنا سہارا
اپنے وطن کا ذرہ ذرہ، ہم کو اپنی جان سے پیارا

قدم قدم پر لہو بہا کر ---اس کا حسن کیا اجاگر
کتنے چاند ستارے کھوئے، تب یہ حسیں خورشید ابھارا

اس دھرتی کی خاطر اپنے ---ٹوٹ گئے ہیں کیا کیا سپنے
کیا کچھ کھو کر اس کو پایا، کیا کچھ تج کر اسے سنوارا

اس کی صبحیں، صبحِ بہاراں ---اس کی شامیں، شامِ نگاراں
یہ ہے نکہت و رنگ کا مسکن، یہ ہے محورِ زیست ہمارا

اس بستی پر کریں نچھاور ---اپنی ذات کے سارے جوہر
اپنے خون کی آب لٹا کر، ہم نے اس کا روپ نکھارا

O

میرے پیارے، دیس میں
آئے، خوشیوں کے دن آئے

جھومتے بادل، ناچتے گاتے، نیل گگن پر چھائے
پھول پھول مسکائے
میرے پیارے دیس میں ۔۔۔

موسم کھیلے آنکھ مچولی، دھوپ کو چھو لیں سائے
سورج چھب دکھلائے
میرے پیارے دیس میں ۔۔۔

دریاؤں کی پگھلی چاندی، کھیتوں میں لہرائے
موتی میں ڈھل جائے
میرے پیارے دیس میں ۔۔۔

بستی بستی چھائے ہوئے ہیں آج ہما کے سائے
انگ انگ لہرائے
میرے پیارے دیس میں ۔۔۔
آئے، خوشیوں کے دن آئے

O

میری دعائیں سن لے خدایا ---
میرا وطن آباد رہے، میرا چمن آباد رہے

میرے وطن کا ذرہ ذرہ چاند ستاروں کو شرمائے
میرے وطن کا گوشہ گوشہ جنت کو آئینہ دکھائے
میری دعائیں سن لے خدایا---

ابرِ بہاراں جھوم کے چھائے، ہرسو امرت رس برسائے
بادِصبا اٹھلاتی آئے، گلشن گلشن پھول کھلائے
میری دعائیں سن لے خدایا---

ہنستی گاتی ہوئی دریائیں، یوں ہی ہمیشہ ناچیں گائیں
ناچیں گائیں دھوم مچائیں سوئے ہوئے کھیتوں کو جگائیں
میری دعائیں سن لے خدایا---

میرے وطن پر رہے ہمیشہ، تیرے رحم و کرم کا سایہ
ایک یہی ہے میرا سہارا، ایک یہی میرا سرمایہ
میری دعائیں سن لے خدایا---

O

یہ سبز پرچم، یہ چاند تارا
اپنا مقدر --- اپنا سہارا

اس کے تلے ہم، چلتے رہیں گے
شمع کی صورت، جلتے رہیں گے
پھیلا رہے گا یہ اجیارا ---

بڑھتے رہیں گے، منزل منزل
لاکھ ہوں طوفاں، راہ میں حائل
اونچا رہے گا علم ہمارا ---

بزمِ طرب میں، ساغر مُل ہیں
دشت و جبل میں، شعلۂ گل ہیں
دور کریں گے ہر اندھیارا ---

O

ہم علم کے دیوانے، ہم علم کے شیدائی
اب ہونے نہ دیں گے ہم اس دیس کی رسوائی
ہم علم کے شیدائی ---

اس دیس میں گونجے ہیں، خوشحالؔ کے نعرے بھی
وارثؔ کے محبت میں ڈوبے ہوئے نغمے بھی
سچلؔ کی، بھٹائیؔ کی، کافی بھی، دوہیڑے بھی
اقبالؔ نے بھی کی ہے برسوں سخن آرائی
ہم امن کے شیدائی ---

صدیوں سے وطن اپنا تعلیم کا محور ہے
کل ٹیکسلا تھا اب، لاہور و پشاور ہے
موئن جوڑرو اب بھی، تہذیب کا رہبر ہے
بولان و کراچی بھی، ہیں محو خود آرائی
ہم علم کے شیدائی ---

O

یہ میرا وطن ہے میرا وطن ---
میں اپنے وطن کا متوالا، میں اپنے چمن کا رکھوالا
یہ میرا چمن ہے میرا چمن ---

یہ کھیت مرے، کھلیان مرے، یہ دریا میرے اپنے
ان کی گود میں سوئے ہوئے ہیں، میرے سجیلے سپنے
ان پہ نچھاور میرا تن من ---
یہ میرا وطن ہے میرا وطن

اس دھرتی کے ہر ذرے میں روشن ہے میرا لہو
اس کے گل بوٹوں میں مہکے، میرے من کی خوشبو
یہ میرے سپنوں کا درپن ---
یہ میرا وطن ہے میرا وطن ---

O

یہ پاک وطن اپنا
یہ پاک چمن اپنا
اس پاک چمن کا ہے، ہر سرو و سمن اپنا

مہران کی وادی سے، راوی کے کنارے تک
کاغان کی چوٹی سے، ہنا کے نظارے تک
ہر دشت و جبل اپنا، ہر کوہ و دمن اپنا ---

اس دیس کا ہر گوشہ، فردوس بداماں ہے
ہر ذرے کے سینے میں، اک مہر درخشاں ہے
ہر شہر ہر اک قریہ، ہے رشک عدن اپنا ---

O

ساتھی ہیں۔۔۔ہم مزدور تمام
اپنی قسمت۔۔۔
محنت، محنت، محنت صبح و شام ۔۔۔ ہم مزدور تمام

مٹی کا اک ڈھیر تھی دنیا، نگر نگر اندھیر تھی دنیا
آج ہے یہ روشن سیارہ، روشنیوں کا یہ فوارہ
اپنی محنت کا انعام۔۔۔

اپنا پسینہ بو کر ہم نے، اپنا خون بلو کر ہم نے
اپنی زمیں کا روپ نکھارا، جھولے ہمیشہ یہ گہوارہ
منزل منزل گام بہ گام۔۔۔

کام کیا ہے کام کریں گے، محنت بے آرام کریں گے
دیس کی خاطر جاں دیدیں گے دیس نے جب بھی ہمیں پکارا
باندھ کے نکلیں گے احرام۔۔۔

O

چلے مشین چلے۔۔۔
مزدوروں کے دم کے سہارے ساری زمین چلے
چلے مشین چلے۔۔۔

سپنوں میں اڑتی پریوں کو، جگ میں اتارا کس نے۔۔۔ہم نے
ذہن کی آنکھ اوجھل دنیا کا روپ نکھارا کس نے۔۔۔ہم نے
سوچ کی راہوں پر پھیلایا یہ اجیارا کس نے۔۔۔ ہم نے
اپنے لہو سے اس دھرتی پر جیون دیپ چلے
چلے مشین چلے۔۔۔

ہم ہیں وطن کے راج دلارے، ہم سب اس پر راج کریں گے
سر کا تاج بنا کر اس کو، دھرتی کا سرتاج کریں گے
اب یہ عہد کیا ہے ہم نے، کل نہ کیا جو، آج کریں گے
اک جنت آباد کریں گے، نیل گگن کے تلے
چلے مشین چلے۔۔۔

O

جاگ اٹھے مزدور
اپنی قسمت آپ بنانے اٹھے ہیں جمہور
جاگ اٹھے مزدور

برس برس کی آگ میں تپ کر دہکا جیون روپ
جہل کی چھاؤں ڈھلتی جائے، پھیلے علم کی دھوپ
آج نہ کوئی دھار کے آئے کوئی نیا بہروپ
جاگ اٹھے مزدور

چوپالوں کے اندھیاروں کے ٹوٹ رہے ہیں جالے
اپنی فصل کے مالک ہوں گے کھیتوں کے رکھوالے
اب نہ خرید سکیں گے ہم کو ہتیارے دھن والے
جاگ اٹھے مزدور

بدلیں گے اس دھرتی کے اب سارے رسم و رواج
گاؤں گاؤں میں ہو گا اب تو انسانوں کا راج
اب نا کوئی لوٹ سکے گا اپنے وطن کی لاج
جاگ اٹھے مزدور

O

ماہ و نجوم چرخِ بریں کے چراغ ہیں
میرے وطن کے لوگ، زمیں کے چراغ ہیں

ماتھے پہ یہ پسینے کے موتی جڑے ہوئے
پیروں میں جلتی دھوپ سے چھالے پڑے ہوئے
کہسار کی طرح سے ہیں پھر بھی کھڑے ہوئے
سورج کے لعل، ماہِ مبیں کے چراغ ہیں۔۔۔

یہ سخت پتھروں سے تراشے ہوئے بدن
آنکھوں میں بے قرار جوانی کا بانکپن
رگ رگ میں دوڑتا ہوا خونِ غمِ وطن
ماؤں کی پروقار جبیں کے چراغ ہیں۔۔۔

آئیں جو زندگی میں کہیں سخت مرحلے
ممکن نہیں کہ عزم کا سورج کبھی ڈھلے
یہ شعلہ اور بھڑکے جو کوئی ہوا چلے
سینہ بہ سینہ سوزِ یقیں کے چراغ ہیں۔۔۔

○

میرا وطن کہتا ہے مجھ سے، ماں کی لاج بچائے رکھنا
میرا پرچم ہے میرا آنچل، آنچل سر پہ سجائے رکھنا

ماں کی بات خدا کی بات ہے، کیسے کوئی نہ مانے
ماں کی ذات وہ آئینہ ہے، لوگ خدا کو جانے
ماں ہے زمیں پر رب کا سایہ
دھوپ سے اس کو بچائے رکھنا

مٹی کی خوشبو کا نشہ ہے، روح کی یہ بیتابی
دھرتی کے اس امرت سے ہے، ہستی کی شادابی
دیس کی مٹی سرمہ نظر کا
آنکھ سے اس کو لگائے رکھنا

دیس کی مٹی بول رہی ہے، دل کی ہر دھڑکن میں
دیس کے سپنے روشن رکھنا، آنکھوں کے درپن میں
خاکِ وطن ہے مانگ کی افشاں
خاک سے مانگ سجائے رکھنا
میرا وطن کہتا ہے مجھ سے ماں کی لاج بچائے رکھنا

O

یہ بستیاں ۔۔۔ مرے وطن کی زر نگار بستیاں
رہیں سدا، سدا بہار، زیرِ آسماں

یہ کوہسار کا حشم، یہ ندیوں کا پیچ و خم
یہ نیلگوں فضاؤں میں، حسین بادلوں کا رم
ہوا کی تیز تال پر، یہ زندگی کا زیر و بم
مرے وطن کی آبرو، مری زمین کا بھرم
یہ وادیاں یہ کج ادا، یہ طرح دار وادیاں
رہیں سدا۔۔۔

یہ گاؤں ہنستے بولتے، نظر میں رنگ گھولتے
کسان موتیوں کے ڈھیر، کھیت کھیت رولتے
یہ محنتی جواں بدن، لہو میں مست ڈولتے
یہ شہر اور مدرسے، خرد کے راز کھولتے
یہ کھیتیاں یہ زرفشاں ستارہ بار کھیتیاں
رہیں سدا۔۔۔

یہ جگمگاتی رہگذر ہے، منزلوں سے باخبر
سحر کے انتظار میں، نظر اٹھائے بام و در
یہ خواب دیکھتے ہوئے، مرے وطن کے دیدہ ور
یہ خودگری کے رازداں، یہ خودشناس، خودنگر
یہ ہستیاں مرے وطن کی باوقار ہستیاں
رہیں سدا، سدا بہار، زیرِ آسماں

O

پت جھڑ کی رُت بیت چکی ہے۔۔۔ جگ مگ ہے گلزار
مل جل کر تعمیر کریں ہم ۔۔۔ ایک نیا سنسار
آئی فصل بہار۔۔۔

موسم نے پیراہن بدلا، موجِ ہوا نے چال
شاخِ گل کی گود میں ہمکے، شاخِ گل کے لال
اب کوئی گلچیں نہ کرے گا، پھولوں کا بیوپار۔۔۔

ساگر سے جو بادل ابھریں، کھیتوں میں برسیں
اب نہ زمیں کی پیاسی آنکھیں، شبنم کو ترسیں
اب تو فلک بھی اس دھرتی کو، جھک کے کرے گا پیار۔۔۔

سورج سورج روشن ہو گی، خوابوں کی تعبیر
اپنے ہاتھوں خود لکھیں گے، ہم اپنی تقدیر
مٹی کی مہکار سے ہوں گے، اہلِ وطن سرشار۔۔۔
آئی فصل بہار۔۔۔

O

آزادی اِک نعمت ہے، آزادی اِک راحت ہے
آزادی میں پوشیدہ، ملک اور قوم کی عزت ہے

آزادی سے یہ سنسار، ایک مہکتا سا گلزار
آزادی کے دم تک ہے، دنیا میں یہ حسن بہار
آزادی اِک نعمت ہے۔۔۔

آزادی کی موجِ رواں، دل میں جگاتی ہے طوفاں
آزادی کرتی ہے بہم، روح کی عشرت کے ساماں
آزادی اِک نعمت ہے۔۔۔

آزادی کے گاؤ گیت، آزادی سے کر لو پریت
آزادی میں جیون ہے، آزادی ہے جیون میت
آزادی اِک نعمت ہے۔۔۔

O

نشانِ زیست اٹھاؤ، قدم ملائے چلو
کٹھن سہی رہِ منزل، قدم بڑھائے چلو

ہم ارتقاء کے سپاہی ہیں، دشمنِ تخریب
ادا شناس زمانہ ہیں، زندگی کے نقیب
فضائے دہر پہ ہر سمت چھائے چھائے چلو۔۔۔
کٹھن سہی رہِ منزل۔۔۔

زمیں سے تابہ فلک فاصلہ ہے اک پل کا
نظر کا کھیل ہے یہ فرق، آج اور کل کا
ہر ایک پردہ نگاہوں سے اب اٹھائے چلو۔۔۔
کٹھن سہی رہِ منزل۔۔۔
ہمارے دم سے ہے پرنور، منزلوں کے چراغ
ہمارے نقشِ کفِ پا میں، ارتقاء کا سراغ
دلوں کے نور سے دنیا کو جگمگائے چلو۔۔۔
کٹھن سہی رہِ منزل۔۔۔

O

قدم اٹھاؤ ساتھیو، رہِ سفر طویل ہے

یہ راستے کے پیچ وخم
نفس نفس کا زیروبم
نہ روک دے کہیں قدم
کہ زندگی قلیل ہے، رہِ سفر طویل ہے
قدم اٹھاؤ ساتھیو، رہِ سفر طویل ہے

افق کے پار دیکھنا
رخ بہار دیکھنا
مآل کار دیکھنا
حیات کی دلیل ہے، رہِ سفر طویل ہے
قدم اٹھاؤ ساتھیو، رہِ سفر طویل ہے

وہ گلستان نکھر گیا
وہ آفتاب ابھر گیا
جو رات سے گزر گیا
عظیم ہے، جلیل ہے، رہِ سفر طویل ہے
قدم اٹھاؤ ساتھیو، رہِ سفر طویل ہے

O

ہم امن کو دنیا کی تقدیر بنا دیں گے
ہر زیست کے دشمن کو مٹی میں ملا دیں گے

تہذیب کے خالق ہیں، تعمیر کے رکھوالے
دشمن کے ہیں دشمن ہم، ہم دوست ہیں دل والے
جو ہم کو مٹائے گا، ہم اس کو مٹا دیں گے۔۔۔
ہم امن کو دنیا کی تقدیر بنا دیں گے۔۔۔

جب تک بھی ہیں زندہ ہم، دنیا کے نگہباں ہیں
دن میں ہیں اگر سورج، شب میں مہ تاباں ہیں
دنیا کے اندھیرے کو دم بھر میں مٹا دیں گے۔۔۔
ہم امن کو دنیا کی تقدیر بنا دیں گے۔۔۔

O

ہم ہیں مچھیرے
موت کی زد میں ڈالے ہم نے جیون ڈیرے
ہم ہیں مچھیرے

تند ہواؤں کی یورش میں، جیون دیپ جلاتے ہیں
ہر طوفاں سے، ہر آندھی سے، ہنستے ہوئے ٹکراتے ہیں
شام سویرے

اپنی دنیا، اپنا مقدر، اپنے بازو کی پتواریں
جیون نیّا پار لگے گی، لاکھ یہ موجوں کی دیواریں
ڈالیں گھیرے

آج جو سورج ابر میں چھپ کر سیلابوں کا جال بچھائے
کل یہی سر کا تاج بنے گا، چھٹ جائیں گے پر پھیلائے
ابر گھنیرے

ہم ہیں مچھیرے
موت کی زد میں ڈالے ہم نے جیون ڈیرے
ہم ہیں مچھیرے

O

وطن کے پاسباں ہیں ہم۔۔۔
امیر کارواں ہیں ہم۔۔۔

زمیں سے تابہ آسماں، ہمارا سکہ ہے رواں
یہ مہر و ماہ و کہکشاں، ہماری منزلیں کہاں
کہ روح کن فکاں ہیں ہم

مجاہدانِ صف شکن، چلو بہ عزمِ کوہ کن
بہ ایں وقار تیشہ زن، دمن دمن ، چمن چمن
کہ زیست کا نشاں ہیں ہم

ہمارے دیس کی زمیں، مثالِ خُلد دل نشیں
سحر کی طرح پاک ہیں، بہار کی طرح حسیں
اور اس کے جسم و جاں ہیں ہم

O

سوئے منزل چلے
اور بہ یک دل چلے۔۔۔ آج سب منچلے

سبز پرچم بکف، ہر قدم صف بہ صف
زندگی کی طرف
یوں رواں ہیں کہ گویا ستارے چلے۔۔۔

راہ کے پیچ و خم، لاکھ روکیں قدم
کس میں اتنا ہے دم
بڑھ کے ٹوکے ہمیں، آسماں کے تلے۔۔۔

نعرہ زن، نغمہ خواں، زیست کا کارواں
ہے ازل سے رواں
جیسے تاروں کے جھرمٹ میں چندا چلے۔۔۔

(پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ نے یہ ترانہ ۱۹۹۹ء میں اردو کی آٹھویں جماعت کے نصاب شامل کیا تھا)

O

مانجھی بدلا، ہاری بدلا، بدلا ہر انسان
بدل ہی جائے گا اِک روز ہمارا پاکستان

ہم نے اپنا خون پسینہ، برسوں ایک کیا ہے
برسوں کھیتوں کی رگ رگ کو، اپنا خون دیا ہے
تب یہ دھرتی اپنائی ہے، تب یہ کھیت لیا ہے
اب ہو گا ہر کھیت ہمارا اور سارا کھلیان۔۔۔

نگر نگر میں، ڈگر ڈگر پر پھیلے گا اجیارا
دھیرے دھیرے چھٹتا جائے گا اب ہر اندھیارا
اپنا دھن ہتیا نہ سکے گا اب کوئی ہتھیارا
نردھن پر اب کر نہ سکے گا راج کوئی دھنوان۔۔۔

بے گھر کو گھر دار ملے گا، بے کاروں کو کام
ساقی کو میخانہ اپنا، تشنہ لبوں کو جام
صبح کو سورج، شام کو تارے، رات کو ماہِ تمام
اجیارے کی گود میں چڑھتے جائیں گے ہم پروان

مانجھی بدلا، ہاری بدلا، بدلا ہر انسان
بدل ہی جائے گا اک روز ہمارا پاکستان

O

آیا اپنے دیس میں --- آج عوامی راج

بستی بستی، گاؤں گاؤں، پھیلا جیون راگ
مزدوروں کے دہقانوں کے، بن گئے بگڑے بھاگ
مظلوموں کے خون کا پیاسا، ظلم ہوا تاراج
آیا اپنے دیس میں --- آج عوامی راج

سورج کا پرچم لہراتی، آئی صبح کی رانی
ہر اک شئے پر چھائی ہوئی ہے، پھر بھرپور جوانی
فصلِ گل نے رکھا گلوں کے سر پہ سنہرا تاج
آیا اپنے دیس میں --- آج عوامی راج

دل کی بات زباں پر آئی، خاموشی گفتار ہوئی
اجیالوں کی جیت ہوئی پھر، اندھیاروں کی ہار ہوئی
برس برس کے نیند کے ماتے، جاگ اٹھے ہیں آج
آیا اپنے دیس میں --- آج عوامی راج

O

(پس منظر میں 'پاکستان زندہ باد' کے نعرے گونجتے رہتے ہیں)

اپنا ہے ایک نعرہ۔۔۔
مسلک ہے اب ہمارا۔۔۔

اک خواب دل نشیں کی تعبیر مل گئی ہے
تہذیب کی قبائے صد چاک سل گئی ہے
ہر درد کا ہے چارہ

اب اپنے کارواں کے ہم خود ہی رہنما ہیں
کشتی بھی ہے ہماری اور ہم ہی ناخدا ہیں
اور اپنا ہے سہارا

چھوٹے بڑے کا کوئی اب فرق ہی نہیں ہے
ہر شخص دوسرے کا ہم دوش و ہم نشیں ہے
مل کر لگاؤ نعرہ

O

اپنے پرچم تلے
آج طئے ہو گئے، سب کٹھن مرحلے
اپنے پرچم تلے

یہ وطن، یہ چمن، یہ چمن کی پھبن
دشت و کوہ و دمن، رشکِ حسن یمن
ہر طرف خندہ زن، لالہ و یاسمن
ہر روِش گلبدن، کوچہ کوچہ دلہن
اب نہیں جان و تن، وقف رنج و محن
آج ہر دل میں خوشیوں کی مشعل جلے۔۔۔

یہ وطن یہ چمن، مرکزِ علم و فن
روح سے تابدن، زیست کی انجمن
ہر طرف ضوفگن، حسن کا بانکپن
ہر نظر، ہر دہن، نغمہ خواں، نعرہ زن
ہر جواں صف شکن، ہر جری تیغ زن
آج ہیں ایک ہی صف میں سب منچلے۔۔۔

اپنے پرچم تلے
آج طئے ہو گئے، سب کٹھن مرحلے
اپنے پرچم تلے

O

چراغ جل گئے
قدم قدم پہ مہر و ماہ کے چراغ جل گئے

زمیں ہوئی ہے آسماں، فلک ہوا ہے مہرباں
کھلے ہوئے ہیں چارسو، تبسموں کے گلستاں
چمک رہے ہیں دشت ودر، دمک رہی ہیں وادیاں
سنور کے راستے تمام، کہکشاں میں ڈھل گئے
چراغ جل گئے

فضائیں نغمہ بار ہیں، ہوائیں مئے گسار ہیں
دل و نگاہ کے چمن، مثالِ نو بہار ہیں
تمام شب گزیدگاں، سحر سے ہم کنار ہیں
نگاہ و فکر کے تمام، زاویئے بدل گئے
چراغ جل گئے
قدم قدم پہ مہر و ماہ کے چراغ جل گئے

○

مرے وطن کے نوجواں
مرے چمن کے پاسباں

وطن کی آن تجھ سے ہے
وطن کی شان تجھ سے ہے
تجھی سے ہے وطن وطن
بہار ہے چمن، چمن
کہ تیرے دم سے ضوفگن ہے زندگی کی انجمن
مرے وطن کے نوجوان

بلندیوں کی سمت چل
جہانِ کہنہ سے نکل
فضائے بیکراں میں گھوم
مثالِ موجِ باد، جھوم
کہ تیرے فرشِ راہ ہیں، یہ مہر و ماہ، یہ نجوم
مرے وطن کے نوجواں

یہ آسماں، یہ زمیں
یہ تیری منزلیں نہیں
ترا جہاں ہے بیکراں
تری حیات جاوداں
کہ تیرا ایک نقشِ پا ہے یہ جہانِ کن فکاں

مرے وطن کے نوجواں
مرے چمن کے پاسباں

O

سمئے نے لی انگڑائی گگن پہ سرخی چھائی
اٹھو سحر آئی

کرن کرن ہر گام ۔۔۔ یہ دے پیغام
کہ جیون بیداری کا نام
سمئے نے لی انگڑائی۔۔۔

اٹھو کہ جاگ چکی ہے۔۔۔ دنیا ساری
جیون تیاگ چکی ہے، رین اندھیاری
سمئے نے لی انگڑائی۔۔۔

اٹھو کہ پھر نہیں آتے۔۔۔لمحے بیتے
اٹھو کہ نیند کے ماتے، کب ہیں جیتے
سمئے نے لی انگڑائی۔۔۔

O

ہاری کا غم کھانے والا ۔۔۔ آیا
چھایا چاروں اور اجالا۔۔۔ چھایا
ہاری کا غم کھانے والا۔۔۔ آیا

اب یہ کھیت ہیں اپنے سارے
جاگ اٹھے ہیں سپنے سارے
وقت نے ایسا میٹھا گیت سنایا
چھایا چاروں اور اجالا ۔۔۔ چھایا۔۔۔

پون جھکوروں میں جھولیں گے
اُڑ کر تاروں کو چھو لیں گے
دھرتی پر ہے آج ہما کا سایہ
چھایا چاروں اور اجالا۔۔۔ چھایا۔۔۔
ہاری کا غم کھانے والا ۔۔۔ آیا

O

ہمارا دور آ گیا
وطن کے ذرے ذرے کا نصیب جگمگا گیا
ہمارا دور آ گیا

ہم آج شہریار ہیں، ہمارے سر پہ تاج ہے
وطن کے جاں نثار ہیں، یہاں ہمارا راج ہے
ہمارا جذبۂ طلب، ہر اِک مراد پا گیا
ہمارا دور آ گیا

وہاں کھڑے ہیں ہم، جہاں بہار ہی بہار ہے
ہمارے پاؤں کا نشاں، چراغِ روزگار ہے
ہمارا عزم دہر کی بلندیوں پہ چھا گیا
ہمارا دور آ گیا

مہ و نجوم و کہکشاں، تجلیاں لیے ہوئے
بصد ادب ہے آسماں، جبیں کو خم کیے ہوئے
ہر ایک رہگزار پر نئے چمن کھلا گیا
ہمارا دور آ گیا

O

رہِ حیات ہے نئی، امیر کارواں نیا
چلو کہ اب بسائیں گے، جہاں میں اِک جہاں نیا

یہ مہر کا پیام بر، کرن کرن کا راہبر
رفیقِ راہ و ہم سفر، امینِ صبحِ معتبر
اسی سحر کی آگ سے ملے گا سوزِ جاں نیا۔۔۔
رہِ حیات ہے نئی، امیر کارواں نیا

اسی سحر کے واسطے، رواں رہے تھے قافلے
مہ و نجوم کے لیے، اسی کا نور چاہیے
اسی سحر کے نور سے کھلے گا گلستاں نیا۔۔۔

رہِ حیات ہے نئی، امیر کارواں نیا
چلو کہ اب بسائیں گے، جہاں میں اِک جہاں نیا

O

اے امیرِ کارواں
ترا ہر ایک نقشِ پا، حیاتِ تازہ کا نشاں
اے امیرِ کارواں

نظر نظر میں زندگی کے راستے اُبھر گئے
دلوں میں آفتاب و ماہتاب سے اُتر گئے
ترے قدم کے فیض سے زمیں ہے رشکِ آسماں
اے امیرِ کارواں۔۔۔

ہجوم در ہجوم تھے، پھر ایک صف میں آگئے
جو پھول منتشر تھے، ایک مشتِ کف میں آگئے
سنور گئی ہے ہر روِش، نکھر گیا ہے گلستاں
اۓ امیرِ کارواں۔۔۔

حیات اپنے کارواں کی آپ رہنما ہوئی
کہ موجِ بحر ڈوبتوں کی آپ ناخدا ہوئی
نشانِ سبز اٹھائے کارواں ہے اب رواں دواں
اۓ امیرِ کارواں۔۔۔

O

دوستو، ساتھیو
سوئے منزل چلو

رقص کرتے ہوئے، مسکراتے ہوئے
آرزوؤں کی دنیا سجاتے ہوئے
زندگی کے ترانے سناتے ہوئے
ہر قدم نت نئے گیت گاتے رہو۔۔۔

ہر سحر سے ملے، اِک نئی تازگی
ہر کرن سے ملے، اِک نئی روشنی
ہر نفس سے ملے، اِک نئی زندگی
خونِ دل سے گلستاں کھلاتے رہو۔۔۔

کوئی دل غمزدہ، آنکھ پُرنم نہ ہو
زندگی سے محبت کبھی کم نہ ہو
کوئی محفل، کوئی بزم برہم نہ ہو
سرخوشی کے خزانے لٹاتے رہو۔۔۔
دوستو ساتھیو، سوئے منزل چلو

O

اے ہم وطنو
آخر وہ شب کی سیاہی گئی
وہ صبح بھی آخر آ ہی گئی۔۔۔اے ہم وطنو

ہاتھوں میں لیے خورشید کا جام، کرنوں کی مئے چھلکاتی ہوئی
غنچوں میں لیے سوغاتِ بہار، ہنستی گاتی لہراتی ہوئی
وہ صبح بھی آخر آ ہی گئی۔۔۔اے ہم وطنو

منزل پہ پہنچ کر جان لیا، بیکار نہیں جاتی کاوش
اب رقص کریں گے نکہت ورنگ، اب دیدنی ہوگی روش روش
وہ صبح بھی آخر آ ہی گئی۔۔۔اے ہم وطنو

گہوارۂ موجِ صبا سے اب، شبنم کو حق ہے اترنے کا
خوشبو کو بھی حق حاصل ہوگا، پھولوں میں بسیرا کرنے کا
وہ صبح بھی آخر آ ہی گئی۔۔۔اے ہم وطنو

O

اپنا وطن اب اپنا وطن ہے
کہتے ہیں۔۔۔
ہنستا گاتا ہر آنگن ہے ۔۔۔ کہتے ہیں

کوچہ کوچہ کاہکشاں ہے
رستہ رستہ رشکِ چمن ہے ۔۔۔ کہتے ہیں
اپنا وطن اب اپنا وطن ہے

ڈالی ڈالی پھول کھلے ہیں
رقص میں ہر اک سروسمن ہے ۔۔۔ کہتے ہیں
اپنا وطن اب اپنا وطن ہے

نئی ہے منزل، نیا سفر ہے
تن من میں اک نئی لگن ہے ۔۔۔ کہتے ہیں
اپنا وطن اب اپنا وطن ہے

O

اس بار جو ہو یلغار ۔۔۔ تو ہو گا ایسا جوابی وار
کہ دشمن بچ کے نہ جائے گا

وہ جنگ تو دنیا دیکھ چکی، یہ جنگ بھی دنیا دیکھے گی
کیا فرق ہے حق و باطل میں، یہ رنگ بھی دنیا دیکھے گی
جمہور میں ہے کتنی طاقت اک عالم پر کھل جائے گا۔۔۔اس بار۔۔۔

ہر ایک محاذ دشمن سے، پھوٹیں گی لہو کی بوچھاریں
ہر صحرا میں ہر وادی میں، چمکیں گی ہماری تلواریں
ہر شہر میں ہر اک گاؤں میں، یہ سبز نشاں لہرائے گا۔۔۔اس بار۔۔۔

ہم امن کے شیدائی ہیں مگر، وقت آئے تو ہتھیار بھی ہیں
جب حق پر آئے آنچ تو ہم لڑنے کے لیے تیار بھی ہیں
وہ روز قیامت کا ہوگا، جب لڑنے پر دل آئے گا۔۔۔اس بار۔۔۔

O

ہم زندہ رہیں گے
سورج کی طرح شعلۂ تابندہ رہیں گے۔۔۔ ہم زندہ رہیں گے

تاریخ ہے شاہد کہ مسلمان نہیں مرتا
جب کفر مقابل ہو تو ایماں نہیں مرتا
مومن کا جسد پیکر انساں ہے سراپا
انساں کا مقدر ہے کہ انساں نہیں مرتا
انساں کی طرح زندہ و پائندہ رہیں گے۔۔۔ ہم زندہ رہیں گے

ہر دور میں ہم برسرِ پیکار رہے ہیں
سرتابہ قدم تیغِ شرر بار رہے ہیں
ہر مرحلۂ حق میں رہے سر بہ کفن ہم
ظالم کے لیے آہنی دیوار رہے ہیں
ایسے ہی خدا چاہے تو آئندہ رہیں گے۔۔۔ ہم زندہ رہیں گے

وقت آیا ہے، اس وقت کو تسخیر کریں گے
تاریخِ وطن خون سے تحریر کریں گے
وہ خواب کہ جو تشنۂ تعبیر ہے اب تک
اس خواب کو شرمندۂ تعبیر کریں گے
تاریخ کے ہر دور میں رخشندہ رہیں گے۔۔۔ ہم زندہ رہیں گے

O

ائے مجاہد، زندہ ہیں ہم، یہ ترا اعجاز ہے
اس زمیں کو، آسماں کو، سب کو تجھ پر ناز ہے

اپنے خوں سے اس وطن کو سرخرو تو نے کیا
ہر قدم پر مسکرا کر، دل لہو، تو نے کیا
زندگی کو اِک سراپا جستجو، تو نے کیا
سچ تو یہ ہے، غازیانہ، تیرا ہر انداز ہے۔۔۔

تیرے بازو، تیغِ حیدر، قد، اُپی تلوار ہے
تیرا سینہ اک سِناں ہے، آہنی دیوار ہے
تو علی کا آئینہ ہے، خالدِ جرار ہے
تو زمیں پر آسماں کا اک نمایاں راز ہے۔۔۔

O

ائے وطن کے پاسبانو، شکریہ
آہنی پیکر جوانو، شکریہ

تم پہ نازاں ہے وطن کی آبرو
قوم کو تم نے کیا ہے سرخرو
تم نے اپنا خوں بہا کر چارسو
ایک اِک دل کو دیا درسِ نمو
ائے لہو کے گلستانو، شکریہ۔۔۔

نقش ہے دل پر تمہارا بانکپن
تم پہ صدقے، مجھ سے لاکھوں اہلِ فن
تم لڑے اس شان سے بہرِ وطن
حیرتی ہیں آج بھی کوہ و دمن
اے فضاؤں کی چٹانو، شکریہ۔۔۔
تم حقیقت میں وطن کے لال ہو
روحِ مستقبل، غرورِ حال ہو
تم سراپا عزم و استقلال ہو
اس زمیں پر آسماں کی ڈھال ہو
اے زمیں کے آسمانو، شکریہ۔۔۔
تم کلیم و نوح کا اعجاز ہو
تم سلیماں کا پرِ پرواز ہو
کیوں نہ تم پر اس زمیں کو ناز ہو
تم علیؑ کے بازوؤں کا راز ہو
حرفِ حق کے رازدانو، شکریہ۔۔۔

O

میں کیوں نہ خدا کا شکر کروں، بچھڑے ہوئے ساتھی آن ملے
جنہیں دیکھ کے آنکھیں روشن ہوں، بے جان دِلوں کو جان ملے
میں کیوں نہ خدا کا شکر کروں۔۔۔

وہ لاج دُلارے ماؤں کے، وہ باپ کے سینے کی دھڑکن
وہ بھائی کہ جن کے غم میں رہا، بہنوں کی آنکھوں میں ساون
وہ کتنی ہی مانگوں کی افشاں، وہ کتنے ہی چہروں کے درپن
وہ آئے تو ہر ٹوٹے دل کو، کچھ تسکیں کے ساماں ملے

وہ موج ہوا جو لائی ہے، اِک پیار کی خوشبو دامن میں
اس پیار کی خوشبو سے مہکیں، سو پھول دلوں کے آنگن میں
ان پھولوں سے سو دیپ جلیں، ہر کوچے میں ہر آنگن میں
ان روشنیوں کے جھرمٹ میں، مستقبل کا امکان ملے

جو ہاتھ ملے ہیں ہاتھوں سے، وہ ہاتھ ہمیشہ ساتھ رہیں
ٹوٹے نہ فضا یارانے کی، سب یار بہم دن رات رہیں
اب جنگ نہ ہونے پائے کبھی، پُر امن سدا حالات رہیں
جو عہد ہوا آغاز اُسے، اچھا سا کوئی عنوان ملے
میں کیوں نہ خدا کا شکر کروں، بچھڑے ہوئے ساتھی آن ملے

○

ہم مزدور، کسان
ہم سے وطن کا مان، ہمارا سارا پاکستان ---ہم مزدور کسان
ہم سے وطن کا مان، ہم سے وطن کی شان

کام کیا ہے، کام کریں گے، محنت بے آرام کریں گے
شب کو سحر انجام کریں گے، صبح کو گل اندام کریں گے
دل سے ہے یہ پیمان --- ہم مزدور، کسان

اپنے وطن کی نرم ہوائیں، شاہ لطیفؒ کی کافی گائیں
وارثؒ شاہ کی ہیر سنائیں، پل پل محنت پہ اُکسائیں
محنت دین، ایمان --- ہم مزدور، کسان

راوی اور مہران کے دھارے، گیہوں چاول کے گھوارے
یہ دھرتی کے چاند ستارے، اپنی محنت کے ہر کارے
خیبر تا بولان --- ہم مزدور، کسان

O

(شہید ذوالفقار علی بھٹو کے نام)

وہ شخص کہ جو آج بھی نزدِ رگِ جاں ہے
وہ شخص کہ جو دل میں لہو بن کے رواں ہے
وہ شخص، وہ اِک پیکرِ اخلاص و محبت
وہ شخص جو ہر شخص کی عظمت کا نشاں ہے
وہ شخص وہ عظمت کا نشاں زندہ رہے گا

وہ شخص وہ اِک نور کہ اب نورِ نظر ہے
وہ شخص وہ اِک عزم کہ اب عزمِ سفر ہے
وہ شخص وہ اِک شمع وہ شمعِ رہِ منزل
وہ شخص وہ اِک خواب کہ اب خوابِ سحر ہے
وہ خواب ہر اِک آنکھ میں تابندہ رہے گا

وہ شخص کہ اب جس کا لہو شعلۂ جاں ہے
وہ شخص کہ اب جس کا لہو، تیغِ رواں ہے
وہ شخص کہ اب جس کا لہو سوزِ یقیں ہے
وہ شخص کہ اب جس کا لہو، عزمِ جواں ہے
وہ شخص، ہر اِک شخص میں آئندہ رہے گا

○

چلو وطن پہ نثار، ایک جان اور سہی
یہ امتحاں ہے تو ایک امتحان اور سہی

یہ غم نہیں ہے کہ ہم ایک جان ہار گئے
خوشی یہ ہے کہ سبھی کچھ وطن پہ وار گئے
یہ ایک جان ہے باقی جو دَم کی مہماں ہے
وطن کی راہ میں اِک میہمان اور سہی
چلو وطن پہ نثار ایک جان اور سہی

وہ آسماں جو زمیں پر ہے سائباں کی طرح
سیاہ رات میں روشن ہے کہکشاں کی طرح
وہ کہکشاں نہ سہی، یہ دیئے تو روشن ہیں
وطن کے نام پہ اِک آسمان اور سہی
چلو وطن پہ نثار ایک جان اور سہی

وطن کے چاہنے والے ہیں بے شمار ابھی
زمیں پہ زندہ ہیں لاکھوں وفا شعار ابھی
ہمارے بعد بھی اُڑتا رہے گا یہ پرچم
وطن کی نذر وطن کے جوان اور سہی
چلو وطن پہ نثار ایک جان اور سہی

ترانہ

یہ زندگی کا کارواں
ازل سے ہے رواں دواں

سحر کے بعد شام آئے
کوئی کٹھن مقام آئے
نشیب ہو، فراز ہو، قدم قدم بہ کامراں
یہ زندگی کا کارواں، ازل سے ہے رواں دواں
خود اپنے رہنما ہیں ہم
خود اپنے ناخدا ہیں ہم
چلے چلو کہ یہ سفر، ہے وقت کا اِک امتحاں
یہ زندگی کا کارواں، ازل سے ہے رواں دواں
ہمارا عزم ہے بلند
کہ ہم ہیں ارتقاء پسند
ہماری منزلِ طلب، زمیں سے تا بہ آسماں
یہ زندگی کا کارواں، ازل سے ہے رواں دواں

○

ہم مزدور۔۔۔ہم دہقان
ہم سے وطن کی شان، ہمارا سارا پاکستان
ہم مزدور۔۔۔ہم دہقان

اپنا پسینہ پانی بن کر جگ کی پیاس بجھائے
اپنی محنت ہنستی گاتی فصلوں میں لہرائے
اپنا روپ جلے تو جگ کا روپ سنورتا جائے
سارے جہاں کی رونق ہم سے، ہم دھرتی کی جان

ہم مزدور۔۔۔ہم دہقان
اب تک اپنا جیون کیا تھا، گھاٹے کا بیوپار
اب تک اپنا تن من تھا اس دھرتی پہ اک بار
اب تک رستہ روکے ہوئے تھی غربت کی دیوار
آج ہماری دنیا کا بھی بدل گیا عنوان
ہم مزدور۔۔۔ہم دہقان

آج ہمارے کھیت ہیں اپنے، اپنے ہیں کھلیان
اپنی محنت، اپنی دولت، اپنا دین ایمان
آج ہمارے ہاتھ آیا ہے، جینے کا سامان
ہم ہیں اپنے وطن کے بیٹے، ہم سے وطن کی آن
ہم مزدور۔۔۔ہم دہقان
ہم سے وطن کی شان، ہمارا سارا پاکستان
ہم مزدور۔۔۔ہم دہقان

نویدِ انقلاب

(ایک غِنائیہ)

(پُر جوش انداز میں نعرے گونجتے ہیں)

پاکستان۔۔۔زندہ باد

پاکستان پائندہ باد

(آوازیں پس منظر میں چلی جاتی ہیں)

ایک آواز: (تحت اللفظ)

کچھ تو اے دل، اثر نالۂ شب گیر ہوا
شب کا انجام، نئی صبح کی تنویر ہوا
ختم اِک مرحلہء گردشِ تقدیر ہوا
آج اِک خواب تو شرمندۂ تعبیر ہوا

آج وہ یومِ مبارک ہے، وہ روزِ روشن
جس کے پہلو میں ہے اِک عہدِ مسرت کی لگن
جس کا آغوش ہے ہر کشتہء غم کا مامن
قطع اِک سلسلہء ذِلت و تحقیر ہوا

یہ نئی صبح، یہ رشکِ رُخِ لیلائے بہار

جس کا سورج ہے کہ ہے ساغرِ صہبائے بہار
جس کی کرنیں ہیں کہ ہنستے ہوئے گلہائے بہار
نشہ و کیف، لبِ تشنہ کی تقدیر ہوا

اب نیا عزم، نیا عہد ہے، ایمانِ حیات
اب نیا نغمہ، نیا ساز ہے، سامانِ حیات
اب نئے رنگ، نئے خواب ہیں عنوانِ حیات
آج سے ایک نیا مسلکِ تعمیر ہوا
آج اِک خواب تو شرمندۂ تعبیر ہوا

(پس منظر سے پھر نعرے اُبھر آتے ہیں اور اُنہیں کی گونج سے ایک نغمہ نمایاں ہوتا ہے)

(کورَس)

نیا فلک، نئی زمیں، نیا وطن ہے ساتھیو
یہاں کا ذرہ ذرہ رشکِ چمن ہے ساتھیو
نیا فلک، نئی زمیں، نیا وطن ہے ساتھیو

ہزار صبح و شام آئے، آئے اور چلے گئے
ہزار مہر و ماہ جگمگائے اور چلے گئے
ہزار ابر نو بہار چھائے اور چلے گئے

یہ لالہ زار دل کے خون کی پھبن ہے ساتھیو
نیا فلک، نئی زمیں، نیا وطن ہے ساتھیو

یہ آفتاب ہے کہ طشتِ گل، سحر کے ہاتھ میں
بسی ہوئی ہے نکہتِ گلاب، کائنات میں
شعاعیں دوڑتی ہیں آج، شہ رگِ حیات میں
یہ ارضِ پاک، زندگی کی انجمن ہے ساتھیو
نیا فلک، نئی زمیں، نیا وطن ہے ساتھیو

(کورَس کی آواز بھی دھیرے دھیرے پس منظر میں چلی جاتی ہے۔ایک لمحہ خاموشی)

ایک آواز: (تحت اللفظ)

نیا وطن تو مل گیا
نیا چمن تو کھل گیا
مگر ہزار غم تھے ساتھ
سحر میں بھی نہاں تھی رات
ہزارہا تھے مسئلے
قدم قدم تھے مرحلے
ہر ایک قلب، منقلب

ہر ایک روح، مضطرب
لبوں پہ تھی ہنسی مگر
ہر ایک چشمِ گل تھی تر
بصد خروش آئے تھے
کفن بدوش آئے تھے
اور اب یہ سوچتے ہیں سب
کٹیں گے کیسے روز و شب
کہاں ہے منزلِ حیات
بہت بڑی ہے کائنات
تھکن سے چور ہو نہ جائیں
سحر سے دور ہو نہ جائیں
مسرتیں بھی، غم بھی ہیں
ہزارہا ستم بھی ہیں

(ستار پر جھالا تیز ہوجاتا ہے اور ایک سریلی تان سے ہم آہنگ ہوجاتا ہے)

(ترنم)

نئے وطن کو، غریب الوطن رفیقوں نے
بڑے ہی پیار سے، ارمان سے سنوارا تھا

بچھا کے راہ میں کتنے ہی چاند تاروں کو
نئی سحر کے لیے راستہ ابھارا تھا
خبر نہ تھی کہ سویرے کے رتھ پہ چڑھتے ہی
شعاعِ مہر، ستاروں کو بھول جائے گی
گلوں کی آنکھ بھر آئے گی مسکراتے ہی
صبا کی ساری تگ و دو فضول جائے گی
یہ دھوپ، چوس کے بیٹھی ہے جو شفق کا لہو
یہ کس وفا کا ہے انعام، سوچتا ہوں میں
ابھر کے شرق سے مغرب کی سمت جو ہے رواں
اس آفتاب کا انجام سوچتا ہوں میں

(تان اپنے ابتدائی سر میں ڈوب جاتی ہے۔ پھر دھیرے دھیرے وقت گزرنے کا تاثر ابھرتا آتا ہے)

آواز۔(تحت اللفظ)

ہر چند صبح و شام کے مارے ہوئے ہیں ہم
زندہ ہیں اور خود کو سہارے ہوئے ہیں ہم
اِک آفتاب سر پہ ہے روشن بصد وقار
اِک آفتاب، دل میں اتارے ہوئے ہیں ہم
یہ پرچمِ ہلال رہے گا یونہی بلند

پھینکے تو پھینکنے دو، شب تار کو کمند

(پھر نعرے گونجنے لگتے ہیں۔۔۔پاکستان زندہ باد)

عورت کی آواز۔(تحت اللفظ)

یہ آواز دل تا جگر آ گئی
نگاہوں میں بجلی سی لہرا گئی
دلوں میں محبت کی شمعیں جلیں
ہر اک سمت اک روشنی چھا گئی
چلا سوئے گل، کاروانِ بہار
حیات اپنی منزل کو پھر پا گئی

(ستار پر 'بہار' کی کیفیت۔۔۔پھر ستار کا جھالا۔۔۔اضطراب کی کیفیت)

چراغوں کی لو میں دھواں تھا نہاں
کسی کو بھی اِس کا نہیں تھا گماں

(سازوں پہ اضطرابی کیفیت جاری رہتی ہے)

سیاست کی ایسی ہوا چل پڑی
نظر تا بہ دل تیرگی چھا گئی
گریباں سے دامن الجھنے لگے
کشاکش بہ رنگِ دِگر آ گئی

تھی جو شمع، شمعِ رہِ زندگی
بھڑک کر ہر اِک دل کو جھلسا گئی

(وائلن پر ایک غمگین لے ابھر آتی ہے)

(ترنم کے ساتھ)

کس بزم میں لے آئی، اے دل تری ویرانی
دیواروں کی رنگت فق، دروازوں پہ چپ طاری
مبہوت سی خاموشی، گم سم سی فضا ساری
ہر دل پہ گراں دھڑکن، ہر روح پہ تن بھاری
کعبہ ہو کہ بت خانہ، پتھر کی عمل داری
کس بزم میں لے آئی، اے دل تری ویرانی
ہے اہل ہنر کی یہ، کیا خوب ہنرکاری
جاگی ہوئی آنکھیں ہیں، سوئی ہوئی بیداری
ساقی ہے تو ساقی کی، آنکھوں میں وہ پُرکاری
ہر رند تہی ساغر اور فیضِ کرم جاری
کس بزم میں لے آئی، اے دل تری ویرانی

(پس منظر میں وائلن کا حُزنیہ تاثر باقی رہتا ہے)

عورت(تحت اللفظ)

مایوس نہ ہوں اربابِ وطن
یہ صبح نہیں وہ صبحِ چمن
وہ صبح ابھی آئی ہی نہیں
جس صبح کی تھی ہر دل کو لگن
یہ صبح ہے اُس شب کا بہروپ
جو شب کہ تھی ہم پہ سایہ فگن

مرد۔(تحت اللفظ)

مایوس نہ ہوں ارباب وطن
وہ صبح بھی اک دن آئے گی
ہاتھوں میں لیے خورشید کا جام
کرنوں کی مے چھلکائے گی
گلشن کے لیے پیغامِ بہار
پھولوں میں بسا کر لائے گی
مایوس نہ ہوں ارباب وطن
بیکار نہیں جاتی کاوش
دستورِ چمن تو بن جائے
پھر پھول کھلیں گے روشِ روش

اب چل نہ سکے گی گلشن میں
کانٹوں کی نہ گلچیں کی سازش

مرد۔(تحت اللفظ)

مایوس نہ ہوں اربابِ وطن
ہر پھول کو حق ہے نکھرنے کا
گہوارۂ موجِ صبا سے بھی
شبنم کو حق ہے اُترنے کا
خوشبو کو بھی حق حاصل ہو گا
پھولوں میں بسیرا کرنے کا

(یکا یک سازوں پر خوشی میں جھومتے ہوئے بے خود جذبات اُمڈ آتے ہیں)

(کورَس) مبارک ہو ۔۔۔ مبارک ہو
یہ دستورِ چمن بندی مبارک ہو
نیا آئین بنا ہے آج
ہر اِک گل کے ہے سر پر تاج
ہوا عہدِ کہن تاراج
متاعِ آرزومندی ۔۔۔ مبارک ہو
یہ دستورِ چمن بندی ۔۔۔ مبارک ہو

ہمیں رہرو، ہمیں منزل
ہمیں شمعیں، ہمیں محفل
غمیں ہو گا نہ کوئی دل

یہ انعامِ خرد مندی ۔۔۔ مبارک ہو
یہ دستورِ چمن بندی ۔۔۔ مبارک ہو

(یکا یک ساز چپ ہو جاتے ہیں)

ایک آواز۔ (تحت اللفظ)

لیکن اس خواب کی تقدیر میں تعبیر نہ تھی
لب دعا گو تھے، پہ الفاظ میں تاثیر نہ تھی
راہ روشن تھی مگر راہ نما کوئی نہ تھا
کوئی آواز بھی وسعت میں وطن گیر نہ تھی
سب کی آنکھوں میں تھا اِک صبحِ حسیں کا پرَتو
لیکن اس صبح کی، دل میں کہیں تنویر نہ تھی
دوش و فردا کی ہر اک دل کو تھی اک فکر، مگر
فکر کو روبہ عمل لانے کی تدبیر نہ تھی
رہنما سب تھے مگر کوئی نہ تھا راہ شناس
منزلِ شوق کی دل میں کوئی تصویر نہ تھی

(ساز آہستہ آہستہ پھر ایک غمگین لے میں ابھر آتے ہیں۔ جیسے کوئی تھکا ہارا قافلہ گزر رہا ہو)

(کورس)

اب بتاؤ جائے گی زندگی کہاں یارو
دور تک ہے نظروں میں، دشتِ بے اماں یارو
اب نہ کوئی منزل ہے اور نہ رہگزر کوئی
جانے قافلہ بھٹکے، اب کہاں کہاں یارو
پھول ہیں کہ لاشیں ہیں، باغ ہے کہ مقتل ہے
شاخ شاخ ہوتا ہے دار کا گماں یارو
راہزن کے بارے میں اور کیا کہوں کھل کر
میرِ کارواں یارو، میرِ کارواں یارو

(آرکسٹرا پر ایسی دھن اُبھر آتی ہے جس میں ایک امنگ، ایک ترنگ محسوس ہو)

آواز۔ (تحت اللفظ)

یہ کیسا نغمہ تیرنے لگا ہے پھر فضاؤں میں
غنائیت سی گھل گئی خموش لب ہواؤں میں
نظر نظر میں زندگی کے راستے اُبھر گئے
دِلوں میں آفتاب و ماہتاب سے اُتر گئے

(پس منظر میں نعرے گونجنے لگتے ہیں)

انقلاب۔۔۔زندہ باد

پاکستان۔۔۔پائندہ باد

انقلاب۔۔۔زندہ باد

(آوازیں پس منظر میں رواں دواں رہتی ہیں)

آواز۔(تحت اللفظ)

ہجوم در ہجوم لوگ، ایک صف میں آ گئے
جو پھول منتشر تھے ایک مشتِ کف میں آ گئے
حیات اپنے کارواں کی آپ رہنما ہوئی
کہ موجِ بحر ڈوبتوں کی آپ ناخدا ہوئی

(پھر نعرے ابھر آتے ہیں اور پس منظر میں چلے جاتے ہیں)

عوام دوستوں نے آسرا دیا، دیئے جلے
عوام دوستوں کا آسرا تھا، آسماں تلے
عوام دوستوں نے زیست کا ہنر سکھا دیا
عوام دوستوں نے ایک راستہ دِکھا دیا

(نعروں سے گونجتی فضا سے کورس کی تانیں ہم آہنگ ہو جاتی ہیں)

(کورَس) گاؤں گاؤں سناؤ آج
بدلے رسم و رواج

اپنے پیارے دیس میں ہوگا
آج سے اپنا راج
راہنما کا روپ نہ دھارے، اب کوئی رہزن
اب نہ خزاں کی زد میں آئے، ہرا بھرا گلشن
یوں ہی دمکتا رہے ہمیشہ حسنِ صبحِ وطن
گاؤں گاؤں سناؤ آج
بدلے رسم و رواج
اپنے پیارے دیس میں ہوگا آج سے اپنا راج
مزدوروں کی دہقانوں کی جاگ اٹھی تقدیر
محنت کے پاؤں میں نہیں ہے آج کوئی زنجیر
ٹوٹے ہوئے خوابوں کو ملی ہے ایک نئی تعبیر
گاؤں گاؤں سناؤ آج
بدلے رسم و رواج
اپنے پیارے دیس میں ہوگا آج سے اپنا راج
وہی ہے اپنا ساتھی جس کو ہم سے ہے سچا پیار
وہی ہے اپنا مانجھی جس کے ہاتھ میں ہے پتوار
وہی ہے اپنا رہبر جس کا اُجلا ہے کردار

گاؤں گاؤں سناؤ آج
بدلے رسم و رواج
اپنے پیارے دیس میں ہوگا آج سے اپنا راج
اپنے پیارے دیس میں ہوگا آج سے اپنا راج

(کورس کی آوازیں آہستہ آہستہ پس منظر میں چلی جاتی ہیں)

(موسیقی)

☆☆☆

جاگ اُٹھا ہے سارا وطن